صدقہ فطر کے مسائل

جمع و ترتیب

مفتی محمد شعیب عثمانی

- صدقہ فطر کا حکم اور اس کی شرائط
- صدقہ فطر کا نصاب اور اُسکی مقدار۔
- صدقہ فطر کس کس کی جانب سے۔
- زکوۃ اور صدقہ فطر میں فرق
- صدقہ فطر کی چند عُمومی کوتاہیاں۔

جامعہ عشرہ مُبشرہ چمن

فہرست

١۔ صدقہ فطر کا حکم اور اسکے شرائط ************ ٢

٢۔ صدقہ فطر کا نصاب اور اسکی مقدار ************ ٣

٣۔ صدقہ فطر کس کس کی طرف سے لازم ہے ****** ٦

۴۔ صدقہ فطر کے وجوب اور ادائیگی کا وقت ******* ٧

۵۔ صدقہ فطر کا مستحق ***************** ٩

٦۔ زکوٰۃ اور صدقہ فطر میں فرق ************* ٩

٧۔ فطرہ کے بارے میں چند عمومی کوتاہیاں ******** ١٠

٨۔ صدقہ فطر کس شکل میں اداء کیا جائے ********* ١١

صدقہ فطر کے مسائل

صدقہ فطر جو کہ عید الفطر کے دن کا ایک اہم کام ہے اور رمضان کے اختتام پر اِس کی ادائیگی کی جاتی ہے ، اِس سے متعلّق مندرجہ ذیل اُمور کو بیان کیا جائے گا۔

ا۔صدقہ فطر کا حکم اور اسکے شرائط:

صدقہ فِطر واجب ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اِس کی ادائیگی کرنا ضروری ہے، اس کو اداء نہ کرنے والا گناہ گار ہے۔ (البنایۃ : 3/481)

شرائط:

صدقہ فطر کے وجوب کیلئے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

1)آزاد ہونا: غلام پر صدقہ فطر لازم نہیں ، ہاں! اُس کی طرف سے مالکِ غنی اداء کرنے کا پابند ہے ۔

(2)مسلمان ہونا: کافر پر صدقہ فطر لازم نہیں ، اس لئے کہ وہ عبادت کی اہلیت ہی نہیں رکھتا ۔(3)مالکِ نصاب ہونا:یعنی ساڑھے باوَن تولہ چاندی یا اُس کی مالیت کے ضرورت سے زائد مال کا مالک ہونا ۔(الدر المختار :2/360)

فائدہ : کسی شخص کے دو گھر ہیں ایک میں وہ خود رہتا ہے او ر دوسرا خالی پڑا ہے یا کسی کو کرایہ پردے رکھا ہے ، تو دوسرا مکان اس کی ضرورت سے زائد کہلائے گا ، اب اگر اس کی اتنی قیمت ہو جس پر زکوۃ واجب ہوجاتی ہے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے، البتہ اگر مالک کا اسی مکان کی آمدنی پر گزارا ہوتا ہے،اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ معاش نہیں ہے تو یہ مکان بھی ضروری اسباب میں داخل ہے او راس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہوگا۔ (تاتارخانیہ:2/418)

۲۔صدقہ فطر کانصاب اور اسکی مقدار:

نصاب سے وہ مالیت مراد ہے جس پر صدقہ فطر لازم ہوتا ہے،اور مِقدار سے مراد وہ واجب الاَداء مِقدار ہے جس کا صدقہ فطر کے طور پر اداء کرنا لازم ہوتا ہے۔

صدقہ فطر کا نصاب:

اس کا نصاب وہی ہے جووجوبِ زکوۃ کا نصاب ہے ،یعنی ساڑھے 52 تولہ چاندی یا اُس کی مالیت کے بقدر ضرورت سے زائدمال کا مالک ہونا ،البتہ اس میں مالِ تجارت ہونا ، سال کا گذرنا ،بالغ یا عاقل ہونا شرط نہیں ،پس اسی لئے بعض اوقات صدقہ فطر اُس شخص پر بھی لازم ہوتا ہے جس پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی ۔

(نوادر الفقہ، رفیع عثمانی :272)

واضح رہے کہ صدقہ فطر کے نصاب میں زکوۃ کی طرح مال کا ''نامی ''یعنی بڑھنے والا ہونا یا ''سال کا گزرنا ''شرط نہیں ،یعنی زکوٰۃ کے نصاب میں تو سونا، چاندی ، نقدی یا مال تجارت کا ہونا ہی ضروری ہے ، جب کہ صدقہ فطر میں ان چار مالوں کے علاوہ بھی ہر قسم کا مال نصاب میں شامل ہوتا ہے ، البتہ ایک چیز ان دونوں نصابوں میں مشترک ہے کہ روز مرہ کی ضرورتوں سے زائد ہو اور قرضے سے بچا ہوا ہو۔

(مجمع الانہر:226/ 1 ،227)(طحطاوی علی المراقی، باب صدقۃ الفطر)(ہدایہ ، باب صدقۃ الفطر)(الدر المختار :2/360)

غیر صاحب نصاب کیلئے بھی صدقہ فطر اداء کرنا بہتر ہے :

صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم صرف مال داروں کے ساتھ خاص نہیں ، بلکہ فقراء کو بھی صدقہ فطر ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے،اگرچہ شرعاً اُن پر لازم نہیں لیکن اگر وہ اداء کردیں تو اُن کیلئے بھی بہتر اور برکت کا باعث قرار دیا گیا ہے ، چنانچہ ایک حدیث میں ہے ،حضرت اِرشاد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"زَکَاۃُ الْفِطْرِ عَلَی الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ"

صدقہٗ فطر غنی اور فقیر دونوں اداء کریں۔

(دار قطنی:2110)

ایک اور روایت میں ہے:صدقہ فطر (واجب ہے)گیہوں میں سے ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے(یعنی ہر ایک کی جانب سے آدھا آدھا صاع ہوگا) خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے،، آزاد ہوں یا غلام،مرد ہوں یا عورت ، اور ایک روایت کے مطابق "غنی ہو یا فقیر"۔

غنی کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مال دار کو تو صدقہ فطر ادا کرنے کی وجہ سے پاکیزہ بنا دیتا ہے اور فقیر (جو مالک نصاب نہ ہو) اس کو اس سے زیادہ عنایت فرماتا ہے ، جتنا اس نے صدقہ فطر کے طور پر دیا ہے۔

حدیث میں یہ جو بشارت دی گئی ہے: "فَيَرُدُّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطٰى" یعنی اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ عنایت فرماتا ہے ، جتنا اس نے صدقہ فطر کے طور پر دیا ہے۔ یہ اگرچہ مال دار کے لیے بھی ہے ، مگر اس کو فقیر کے ساتھ اس لیے خاص فرمایا کہ اس کی ہمت افزائی ہو ۔(مظاہر حق جدید:2/207)

صدقہ فطر کی مقدار:

احادیث طیبہ میں صدقہ فطر کی ادائیگی کیلئے چار چیزیں(گندم ، جَو ، کشمش اور کھجور) مذکور ہیں، نسائی شریف میں اُن روایات کو تفصیل سے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ ان میں سے گندم کے اندر نصفِ صاع یعنی پونے دو سیر اداء کرنے کا حکم ہے اور جَو ، کشمش اور کھجور کے اعتبار سے صدقہ فطر اداء کیا جائے تو ایک صاع مکمل یعنی ساڑھے تین سیر اداء کرنے کی تعلیم دی گئی ہے ۔(عُمدۃ الفقہ : 3/168)

فائدہ:

۱۔ ایک صاع کی مقدار = ساڑھے تین سیر تین ماشہ۔

۲۔ نصفِ صاع= پونے دو سیر تین ماشہ ۔ (جواہر الفقہ ، جلد 3،اوزانِ شرعیہ)

۳۔کلو گرام میں=1625 گرام یعنی ایک کلو 625 گرام ۔ (فتاویٰ زکریا: 3/232)

آج کل لوگوں نے یہ رواج اپنا لیا ہے کہ صرف گیہوں کی قیمت کے مطابق صدقۂ فطر ادا کرتے ہیں اِس لئے کہ اس کی قیمت کم ہوتی ہے، اگرچہ اس میں مسئلہ کے اِعتبار سے کوئی حرج تو نہیں، البتہ بہتر یہ ہے کہ صاحبِ حیثیت اور مال دار لوگ کھجور اور کشمش وغیرہ کی قیمت سے صدقہ فطر ادا کیا کریں،اِس صورت میں صدقہ فطر اگرچہ زیادہ تو بنے گا لیکن اس میں فقراء کے لیے زیادہ فائدہ ہے اِس لئے ثواب بھی زیادہ ہو گا۔

۳۔صدقہ فطر کس کس کی طرف سے لازم ہے:

صدقہ فطر مَرد پر اپنی اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے اداء کرنا واجب ہے ، بالغ اولاد اور بیوی کی طرف سے اداء کرنا واجب تو نہیں ،البتہ اگر اُن کی طرف سے بھی اداء کر دیا جائے ، جیسا کہ عموماً ایساہی کیا جاتا ہے تو یہ بھی درست ہے۔(الجوھرۃ :133/ 1)

اِس بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ صدقہ فطر کا تعلّق ولایت،مؤنۃ اور نفقہ سے ہے ، پس جس شخص کے ذمّہ کسی دوسرے کی ولایت ،مؤنۃ اور نفقہ کی ذمہ داری ہو اُس پر دوسرے شخص کی طرف سے صدقہ فطر اداء کرنا بھی لازم ہوگا اور جس پر نہ ہو اُس پر صدقہ فطر بھی لازم نہ ہوگا۔

(عالمگیری:193/ 1)

صدقہ فطر کِن اَفراد کی جانب سے لازم نہیں:

(1)جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اس کی طرف سےلازم نہیں۔ (شامیہ :361/ 2)

(2)بیوی کا صدقہ فطر خاوند پر واجب نہیں۔ (شامیہ :363/ 2)

(3)بالغ اولاد اگرچہ وہ اس کے عیال میں سے ہوں اور اپاہج ہوں،اُن کا صدقہ فطر لازم نہیں، البتہ اگر بالغ اولاد معتوہ (یعنی کم عقل) اور مجنون (یعنی پاگل) ہے تو اس کا حکم نابالغ کی طرح ہے، یعنی باپ کے اوپر لازم

(4)اپنے مالدار ماں باپ کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا اولاد پر واجب نہیں، اگرچہ اہل وعیال میں سے ہوں۔(عالمگیری:193/ 1)

(5)اگر باپ نے اپنی نابالغ لڑکی کی شادی کر کے خاوند کے سپرد کر دیا ہو تو باپ کے ذمّہ اُس کا صدقہ فطر لازم نہیں رہتا،

بشرطیکہ وہ شوہر کی خدمت کی صلاحیت رکھتی ہو ، کیونکہ اِس کے بغیر شوہر پر بیوی کا نفقہ نہیں ہوتا تو صدقہ فطر بھی لازم نہ ہوگا اور ایسی صورت میں باپ صدقہ فطر کا مکلّف ہوجائے گا ، پس خلاصہ یہ ہے کہ رخصتی یعنی شوہر کے سپرد کردینے اور خدمت کی صلاحیت ہونے کی صورت میں باپ پر صدقہ فطر لازم نہ رہے گا (شامیہ :2/362)

(6) بالغ فقیر لڑکی شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اس کا صدقہ فطر باپ یا شوہر کسی پر بھی واجب نہیں ۔(شامیہ :2/362)

(7) چھوٹے بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں اگرچہ وہ اُس کے عیال میں بھی ہوں۔(عالمگیری:1/193)

(8) دادا پر بالاتفاق پوتوں کا صدقہ فطر واجب نہیں ، جب کہ اس کا مفلس بیٹا زندہ ہو، البتہ اگر بیٹا زندہ نہ ہو تو دادا کو اداء کردینا چاہیئے ۔(شامیہ :2/362)

۴۔صدقہ فطر کے وجوب اور ادائیگی کا وقت :

یعنی فطرانہ لازم کب ہوتا ہے،اُسے کب اداء کرسکتے ہیں اور کب اداء کرنا مستحب ہے۔

صدقہ فطر کے واجب ہونے کا وَقت:

صدقۂ فطر عید الفطر کے دن صبح صادق طلوع ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے ، پس:
(1)جو شخص صبح صادق سے پہلے مر جائے اس پر واجب نہ ہو گا۔
(2)جو شخص اس دن صبح صادق کے بعد مرے تو اس پر یہ صدقہ واجب ہے۔
(3)جو شخص صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو یا کافر تھا اور مسلمان ہو گیا اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔
(4)جو شخص صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو یا مسلمان ہوا ہو تو اس پر یا اُس کی طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں ، اس لیے کہ وجوب کے وقت وہ اس کا اہل نہیں تھا۔
(ہندیہ:192/ 1)

فطر کب اداء کرسکتے ہیں:

عید کے دن سے پہلے بھی صدقہ فطر ادا کرنا جائز ہے،چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں آتا ہے"یُؤَدِّیھَا قَبْلَ ذَلِکَ بِالْیَوْمِ وَالْیَوْمَیْنِ"وہ عید سے ایک دو دن پہلے صدقہ فطر نکال دیا کرتے تھے۔
(ابوداؤد:1610)

البتہ عید سے کتنا پہلے اداء کرسکتے ہیں ، اس کی تفصیل یہ ہے کہ رمضان المبارک کے داخل ہونے کے بعد کسی بھی وقت صدقہ فطر اداء کرسکتے ہیں ، نمازِ عید سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اداء کیا جاسکتا ہے،البتہ پہلے اداء کردینا بہتر ہے ،تاہم پہلے اداء نہ کرنے سے ساقط نہ ہو گا۔
(ہدایہ : باب صدقۃ الفطر)(الدر المختار : 2/ 367)(ابو داؤد:1609)

۵۔صدقہ فطر کا مستحق:

صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں، یعنی زکوۃ کے مَصارف اور صدقہ فطر کے مَصارف ایک ہی ہیں۔(الدر المختار:368/2)

یعنی ہر وہ شخص جو مسلمان ہو،صاحبِ نصاب نہ ہو ،سیّد نہ ہو ،دینے والے کے اُصول و فروع یعنی اوپر نیچے کا رشتہ دار نہ ہو ،دینے والے کے ساتھ اُس کا زوجیت یعنی میاں بیوی کا رشتہ نہ ہو تو اُس کو تملیکاً یعنی مالک بناکر صدقہ فطر اداء کرسکتے ہیں۔

زکوۃ کی طرح صدقہ فطر کے بھی سب سے بہتر مستحق مدارسِ اِسلامیہ کے طلباء کرام ہیں،اِس لئے کہ اس میں دین کی خدمت بھی ہے،اِشاعتِ اِسلام میں تعاون بھی ہے اور صدقہ جاریہ بھی ہے۔

۶۔زکوۃ اور صدقہ فطر میں فرق:

(1)زکوۃ کا اداء کرنا فرض ہے ،جبکہ صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہے ۔

(2)زکوۃ کا اِنکار کرنے والاکافر ہے جبکہ صدقہ فطر کا مُنکر کافر نہیں ۔(در مختار : 2/358)

(3)زکوۃ کے لازم ہونے کیلئے سال کاگزرنا شرط ہے ،جبکہ صدقہ فطر کے لازم ہونے کیلئے سال کا گزرنا شرط نہیں ۔

(طحطاوی علی المراقی، صدقۃ الفطر)

(4)زکوۃ میں مال کا "نامی"یعنی بڑھنے والا ہونا شرط ہے،جبکہ فِطرہ میں مال کا "نامی" ہونا شرط نہیں،مالِ غیر نامی میں بھی صدقہ فطر لازم ہوجاتا ہے۔ (شامیہ : 2/360)

(5)زکوۃ کے لازم ہونے کیلیۓ عاقل و بالغ ہونا شرط ہے جبکہ صدقہ فطر کے واجب ہونے کیلیۓ عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں،مجنون اورنابالغ کے پاس بھی اگر مالِ نصاب موجود ہو تو صدقہ فطرلازم ہوجاتا ہے۔(شامیہ : 2/359)

(6)زکوۃ صرف اپنی طرف سے جبکہ صدقہ فطر اپنے نابالغ بچوں طرف سے بھی ہے۔

(7)صدقہ فطر مال کے ہلاک ہوجانے سے ساقط نہیں ہوتا جبکہ زکوۃ مال کی ہلاکت سے ساقط ہوجاتی ہے۔ (شامیہ : 2/361)

۷۔فطرہ کے بارے میں چند عمومی کوتاہیاں :

(1)عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ جس پر زکوۃ لازم نہیں اُس پر صدقہ فطر بھی نہیں ہے، حالآنکہ ایسا نہیں،اِس لئے کہ بسا اوقات صدقہ فطر اُس پر بھی لازم ہوتا ہے جس پر زکوۃ لازم نہیں۔(نوادر الفقہ، رفیع عثمانی :272)

(2)— یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر کسی بھی وجہ سے روزے نہیں رکھے تو صدقہ فطر بھی لازم نہیں ، حالآنکہ ایسا نہیں ، صدقہ فطر اُس پر بھی لازم ہوتا ہے جس نے روزے نہ رکھے ہوں۔(عالمگیری:1/192)

(3)— بعض لوگ اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے صدقہ فطر اداء نہیں کرتے ، حالانکہ اُن کی جانب سے نکالنا بھی ضروری ہے۔(عالمگیری:1/192)

(4)بعض حضرات غیر مستحق لوگوں مثلاً: پروفیشنل بھکاریوں کو صدقہ فطر اداء کردیتے

ہیں اگرچہ وہ مستحق نہ ہوں، یہ درست نہیں۔ صدقہ فطر کا مصرف زکوۃ کا مصرف ہے، لہٰذا مستحقینِ زکوۃ ہی کو صدقہ فطر اداء کرنا چاہیئے۔(الدر المختار:2/368)

(5) بعض لوگ عید کی تیاریوں اور شاپنگ وغیر میں اِس قدر مصروف اور مشغول ہوتے ہیں کہ عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر اداء کرنا ہی رہ جاتا ہے۔
یاد رکھیں! یہ طریقہ درست نہیں، کیونکہ صدقہ فطر عید الفطر کی نماز سے پہلے پہلے اداء کرنا چاہیئے، نمازِ عید کے بعد صدقہ فطر اداء کرنا مکروہ ہے، لیکن بہر حال پھر بھی اداء کرنا ضروری ہے۔(طحطاوی علی المراقی، باب صدقۃ الفطر)

۸۔ صدقہ فطر کس شکل میں اداء کیا جائے:

صدقہ فطر میں اجناس یعنی گندم، جَو وغیرہ دینا بھی درست ہے، جیسا کہ دیہات وغیرہ میں یہ چیزیں بآسانی دستیاب ہوتی ہیں، اور اگر چاہیں تو قیمت بھی دی جاسکتی ہے، اور قیمت دینے کی صورت میں اُس کا پونے دو کلو گندم یا ساڑھے تین کلو جَو وغیرہ کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہو گا۔ اور قیمت کا دینا صرف جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے، کیونکہ اِس میں فقیر کی حاجت زیادہ اچھے طریقے سے پوری ہوسکتی ہے، کہ وہ اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق ضرورت کی اشیاء خرید سکتا ہے۔
(رحیمیہ: 7/201)(شامیہ: 2/366)